فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

”تو پوچھ لیا کرو ان سے جو جانتے ہیں، اگر تم نہیں جانتے“ (ترجمہ شیخ الہند)

فتاویٰ یسئلونک

آپ کے مسائل کا شرعی حل

رئیس دار الافتاء حضرت مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

شمارہ 195 | جمعۃ المبارک 28 جمادی الاولیٰ 1444ھ 23 دسمبر 2022ء

اس شمارے میں شامل فتاویٰ جات

- ڈالر کی خرید و فروخت کی ایک صورت کا حکم
- خواتین کا قبرستان جانا
- قبر دھنسنے کی صورت میں چار دیواری کروانا
- اسٹاف کے لیے بورڈ کی طرف سے منظور شدہ رقم کی ادائیگی لازم ہے
- میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنے پر مبنی روایت کی شرح

سوال ارسال کرنے کے طریقے

- سوالات تحریری صورت میں متعین سوالنامے پر بالمشافہ جمع کروائیں۔
- ask@yasalunak.com پر برقی مراسلے (ای میل) کی صورت میں ارسال کریں۔
- www.yasalunak.com پر موجود سوالنامے کے ذریعے ارسال کریں۔
- 0333-9206874 پر مکمل نام کے ساتھ واٹس ایپ کریں۔

زیر اہتمام: فقہ اکیڈمی کراچی
C-335، بلاک-1، گلستان جوہر، بالمقابل جامعہ کراچی، یونیورسٹی روڈ، کراچی، پاکستان۔

ڈالر کی خرید وفروخت کی ایک صورت کا حکم

سوال: ایک صاحب کو پاکستان سے امریکا پیسے بھجوانے ہیں، کیا میرے لیے پاکستان میں اس سے پیسے لے کر امریکا میں ڈالر ادا کرنا اور ایکسچینج ریٹ میں کچھ پیسے کمانا جائز ہے؟ جیسے ڈالر کی قیمت پاکستان میں ۲۲۶ روپے ہے۔ لیکن امریکا ڈالر بھجوائیں تو وہاں ۲۴۱ روپے کے حساب سے ایک ڈالر ملے گا اور وہاں سے منگوائیں تو ۲۲۶ روپے کے حساب سے پاکستان میں ملے گا، اب میں امریکا میں کسی سے ۲۳۰ روپے کا ایک ڈالر خرید لیتا ہوں اور جس نے پاکستان سے امریکا ڈالر بھجوانے ہیں اس سے ۲۳۵ روپے لے کر امریکا میں خریدا گیا ڈالر اس کے عزیز کو امریکا میں ادا کر دیتا ہوں۔ اس طرح مجھے پانچ روپے فی ڈالر بچ جاتے ہیں، بھجوانے والے کے ۶ روپے فی ڈالر بچ جاتے ہیں اور امریکا میں جس سے میں خریدتا ہوں اس کو بھی دس روپے کی بچت ہوجاتی ہے، کیا یہ معاملہ جائز ہے؟

جواب: صورتِ مسئولہ میں مذکور معاملہ اگر قانوناً ممنوع نہ ہو تو اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ ڈالر خریدتے وقت، اور پھر اسے آگے بیچتے وقت فریقین، یا دونوں میں سے کوئی ایک فریق مجلس عقد (یعنی جس مجلس میں خرید وفروخت کا معاملہ ہو رہا ہے) میں ہی اپنی رقم پر قبضہ کرلے۔ (قبضہ کرنے کی صورت جو بھی ہو، رقم اکاؤنٹ میں بھیج دی جائے، یا نمائندے کے ذریعہ وصول کرلی جائے، دونوں درست ہیں) اگر فریقین میں سے کسی نے بھی مجلس عقد میں اپنی رقم پر قبضہ نہیں کیا، بلکہ معاملہ کرکے بعد میں ایک دوسرے کو ادائیگی کرنے کا وعدہ کرلیا تو یہ معاملہ جائز نہیں ہوگا۔

"٣٠٦٠ - ثنا علي بن محمد المصري , نا سليمان بن شعيب الكيساني , ثنا الخصيب بن ناصح , نا عبد العزيز بن محمد الدراوردي , عن موسى بن عقبة , عن نافع , عن ابن عمر , أن النبي صلى الله عليه وسلم «نهى عن بيع الكالئ بالكالئ» (سنن الدارقطنی، کتاب البیوع)

"أما تبادل العملات المختلفة الجنس، مثل الروبية الباكستانية بالريال السعودى، فقياس قول الإمام محمد رحمه الله تعالى أن تجوز فيه النسيئة أيضاً، لأن الفلوس لو بيعت بخلاف جنسها من الأثمان، مثل الدراهم، فيجوز فيها التفاضل والنسيئة جميعاً بشرط أن يقبض أحد البدلين فى المجلس، لئلا يؤدى إلى الافتراق عن دين بدين..... فلاتجوز النسيئة فى الموقف الثانى، وتجوز فى الموقف الثالث، وهذا الموقف الثالث هو الذى اخترته فى رسالتى «أحكام الأوراق النقدية».--

وقد يقع إشكال على جواز النسيئة أنه لو أجيزت النسيئة فى مبادلة عملات مختلفة، يمكن أن تصبح النسيئة حيلة لأكل الربا.... وحل هذا الإشكال ماذكرنا من أن يشترط فى جواز النسيئة أن يكون بسعر المثل يوم العقد. فإن اشتراط ثمن المثل فى عقود النسيئة يقطع الاحتيال على الربا. واشتراط سعر المثل فى المبادلات له نظائر كثيرة فى الفقه، مثل أجرة كتابة الفتوى، أجازها الفقهاء بشرط أن لايتجاوز فيه عن أجر المثل، وذلك لئلا يتخذ ذلك حيلة لتقاضى الأجرة على الإفتاء نفسه". (فقه البيوع:٢/٧٣٩)

خواتین کا قبرستان جانا

سوال: خواتین کے قبرستان جانے کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: خواتین میں صبر وتحمل کم ہوتا ہے اس لیے وہ قبرستان جا کر جزع فزع، رونا پیٹنا اور بے صبری کا مظاہر کرتی ہیں نیز آج کے دور میں اس کے علاوہ دیگر فتنوں میں مبتلا ہونے کا بھی خطرہ ہے اس لیے خواتین کا قبرستان جانا ممنوع ہے۔ اس سے اجتناب کریں، گھروں میں رہ کر، نوافل، ذکر وتلاوت اور صدقات وخیرات کے ذریعے ایصالِ ثواب کریں۔

عن أبي هريرة: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن زوارات القبور. رواه أحمد والترمذي وابن ماجه وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وقال: قد رأى بعض

أهل العلم أن هذا كان قبل أن يرخص النبي في زيارة القبور فلما رخص دخل في رخصته الرجال والنساء. وقال بعضهم: إنما كره زيارة القبور للنساء لقلة صبرهن وكثرة جزعهن. تم كلامه (مشكاة المصابيح، ١/٥٥٤)

(وعن ابن عباس قال: «لعن رسول الله زائرات القبور»): في شرح السنة قيل: هذا كان قبل الترخص، فلما رخص دخل في الرخصة الرجال والنساء، وقيل: بل نهي النساء عن زيارة القبور باق لقلة صبرهن، وكثرة جزعهن إذا رأين القبور اهـ.... وفي بعض النسخ: زوارات القبور جمع زوارة وهي للمبالغة تدل على أن من زار منهن على العادة فهي داخلة في الملعونات. (مرقاة المفاتيح، ٢/٦١٩)

قبر دھنسنے کی صورت میں چار دیواری کروانا

سوال: میرے دادا کی قبر بہت اندر ہوگئی ہے، اس کو درست کروانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا اس کو سائیڈ سے چار دیواری کرواسکتے ہیں؟

جواب: صورت مسئولہ میں اگر دادا کی قبر بیٹھ گئی ہے تو اسے کھول کر اس کے ارد گرد چار دیواری لگانا درست نہیں ہے۔ بلکہ اس میں مٹی بھر کر قبر درست کر دی جائے۔

عن جابر، قال: «نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يجصص القبر، وأن يقعد عليه، وأن يبنى عليه» (صحيح مسلم ٢/ ٦٦٧)

(ولا يجصص) للنهي عنه (ولا يطين، ولا يرفع عليه بناء. وقيل: لا بأس به، وهو المختار) (الدر المختار ٢/ ٢٣٧)

(قوله: وقيل: لا بأس به إلخ) المناسب ذكره عقب قوله: ولا يطين لأن عبارة السراجية كما نقله الرحمتي ذكر في تجريد أبي الفضل أن تطيين القبور مكروه والمختار أنه لا يكره اهـ وعزاه إليها المصنف في المنح أيضا. وأما البناء عليه فلم أر من اختار جوازه. وفي شرح المنية عن منية المفتي: المختار أنه لا يكره التطيين. وعن أبي حنيفة: يكره أن يبني عليه بناء من بيت أو قبة أو نحو ذلك، لما روى جابر «نهى رسول الله - صلى الله عليه وسلم - عن تجصيص القبور، وأن يكتب عليها، وأن يبنى عليها» رواه مسلم وغيره اهـ (رد المحتار) (٢/ ٢٣٧)

إنما يكره الآجر إذا أريد به الزينة أما إذا أريد به دفع أذى السباع أو شيء آخر لا يكره.قال مشايخ بخارى: لا يكره الآجر في بلدتنا لمساس الحاجة إليه لضعف الأراضي، (المحيط البرهاني في الفقه النعماني (٢/ ١٩٢)

اسٹاف کے لیے بورڈ کی طرف سے منظور شدہ رقم کی ادائیگی لازم ہے

سوال: ہر سال کالج میں بچوں کے پریکٹیکل کروائے جاتے ہیں، تو اس کے انتظام میں اساتذہ کے علاوہ لیب اٹینڈنٹ ماسی، آیا، صفائی والے، چوکیدار وغیرہ بھی شامل ہوتے ہیں، تو جب بل بن کر جاتا ہے تو ان سب کے نام کی باقاعدہ فہرست بن کر جاتی ہے، پھر اس پر بورڈ کی طرف سے پیسے آتے ہیں، اس سال بھی جب پیسے آئے تو اساتذہ کے علاوہ جو لوئر اسٹاف تھا، سب کے نام کے آگے رقم بھی لکھی تھی، کہ کس کے کتنے پیسے ہیں، جیسے کسی کے دس ہزار، کسی کے آٹھ ہزار، کسی کے چھ ہزار وغیرہ۔ اس پر پرنسپل نے یہ کیا کہ سب اسٹاف کو برابر برابر پانچ پانچ ہزار روپے بانٹ دیے اور جو رقم بچی، وہ کالج کے فنڈ میں جمع کر لی، ہم نے اس پر شور بھی کیا، اور کہا کہ یہ غلط ہوا ہے، لیکن انہوں نے یہ کام کر لیا ہے، اب معلوم یہ کرنا ہے کہ اس کا شرعی حکم کیا ہے؟ نیز جب آئندہ ایسا ہو تو کیا کرنا چاہیے؟ رہنمائی فرمادیں۔

جواب: صورت مسئولہ میں اگر کالج میں پریکٹیکل کروانے والے اساتذہ اور دیگر معاون عملے کی رقوم بورڈ کی طرف سے متعین ہو کر آتی ہیں تو کالج کے پرنسپل کا اس میں ردو بدل کرنا جائز نہیں۔ کالج کا پرنسپل بورڈ کے نمائندے کی حیثیت سے امین ہے اور امین کو امانت میں کسی قسم کا تصرف کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ لہذا کالج کے پرنسپل کا متعینہ رقوم کے بجائے تھوڑی تھوڑی برابر رقم تقسیم کر کے باقی رقم کالج کے فنڈ میں جمع کروانا جائز نہیں۔ پرنسپل پر لازم ہے کہ بورڈ کی طرف سے منظور کردہ رقوم تمام ملازمین اور اساتذہ میں مقرر کردہ مقدار کے مطابق ان کے حوالے کریں۔

أن المقبوض في يد الوكيل بجهة التوكيل بالبيع والشراء وقبض

الدين والعين وقضاء الدين - أمانة بمنزلة الوديعة، لأن يده يد نيابة عن الموكل بمنزلة يد المودع، فيضمن بما يضمن في الودائع بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (٦/ ٣٤)

میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنے پر مبنی روایت کی شرح

سوال: مصنف ابن ابی شیبہ اور سنن کبری للبیہقی ایک حدیث میں ہے: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَ جِنَازَةً فَلْيَتَوَضَّأْ ترجمہ ”حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے میت کو غسل دیا تو اُسے چاہیے کہ وہ خود غسل کرے اور جس نے جنازہ اٹھایا تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے“۔ برائے مہربانی یہ بتائیے کہ مذکورہ حدیث میں کس وجہ سے غسل کا ذکر آیا ہے؟ حالاں کہ عام طور پر جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے وہ علّت تو یہاں نہیں پائی جارہی ہے تو پھر اس حدیث میں غسل کا ذکر کس وجہ سے کیا گیا ہے۔ اصول حدیث کی ایک کتاب میں اسی حدیث کے متعلق لکھا ہے کہ یہ حدیث درایت پر پوری نہیں اترتی ہے، تو کیا یہ بات بھی درست ہے؟ ازراہ کرم اس بارے میں بھی بتادیجئے۔ جزاکم اللہ خیراً

جواب: سوال میں مذکور روایت سنن بیہقی میں ان الفاظ کے ساتھ منقول ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: « مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ »(السنن الكبرى للبيهقي، ١/ ٤٤٨) ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میت کو غسل دیا وہ غسل کرے اور جس نے میت کو اٹھایا وہ وضو کرے“۔ محدثین کرام کا اس حدیث کے حکم میں اختلاف ہے اکثر محدثین نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے جبکہ امام بیہقی نے اس پر ضعیف کا حکم لگایا ہے۔ اسی طرح اس حدیث میں موجود حکم کے بارے میں بھی اختلاف ہے بعض ائمہ نے اس کو وجوب کے لیے مانا ہے جبکہ اکثر ائمہ نے اس کو استحباب پر محمول کیا ہے۔ شراح حدیث اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص میت کو غسل دیتا ہے تو بعض مرتبہ میت کے جسم کی نجاست اس کے بدن پر لگ جاتی ہے ایسی صورت میں اس نجاست کا صاف کرنا اس پر واجب ہوجاتا ہے، لیکن اگر یقین ہو کہ کوئی نجاست بدن پر نہیں لگی تو غسل کرنا واجب نہیں صرف بھی مستحب ہے۔

(ليس عليكم في غسل ميتكم غسل) تمامه: «إذا غسلتموه وإن ميتكم ليس بنجس فحسبكم أن تغسلوا أيديكم» ويعارضه حديث: «من غسل ميتاً فليغتسل» أبو داود وابن حبان ويأتي تصحيحه ولفظه، ويأتي أن أحمد قال: إنه منسوخ وبه جزم أبو داود وقد جمع بين الأحاديث بحمل الأمر على الندب وإليه ذهب البيهقي ويدل له خبر الدارقطني عن ابن عمر بإسناد صحيح: «كنا نغسل الميت فمنا من يغتسل ومنا من لم يغتسل» أو المراد غسل الأيدي، قال ابن حجر: هذا أحسن ما جمع به بين مختلف هذه الأحاديث.قلت: إلا أنه يعكر على ذلك قوله في حديث: «من غسل الميت فليغتسل ومن حمله فليتوضأ» فإنه دال على أن المراد الغسل حقيقة ولذا قابله بالوضوء فالحمل على الندب أولى (ك عن ابن عباس) رمز المصنف لصحته، قال الحاكم: على شرط البخاري وأقرَّه الذهبي إلا أنه تكلَّم فيه البيهقي بالتضعيف.(التنوير شرح الجامع الصغير (٩/ ٢٥٤)

(« فليغتسل ») : لإزالة الرائحة الكريهة التي حصلت له منه، والأمر للاستحباب، وعليه الأكثر للخبر الصحيح: ليس عليكم في ميتكم غسل إذا غسلتموه، وقيل: أمر وجوب ; لأنه لا يؤمن أن يصيبه شيء من رشاش المغسول، وهو لا يعلم مكانه، فيجب عليه غسل بدنه، فإن علم بعدمها فلا، ولا يخفى أن الدليل المبني على الشك لا يفيد الوجوب، مع أن الماء المستعمل طاهر على الصحيح (رواه ابن ماجه) : قال أبو داود: وهذا منسوخ، سمعت أحمد بن حنبل سئل عن غسل الميت؟ قال: يجزئه الوضوء. كذا في التصحيح.(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (٢/ ٤٨٨)

ختم شد